

٦٢٢٠- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهِ

٦٢٢٠- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ بن ابی سفیانؓ نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے ابوتراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں

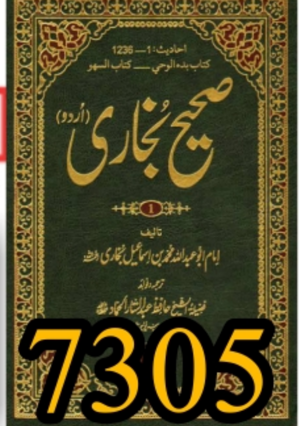
سعدؓ تم ابو ترابؓ پر سب کیوں نہیں کرتے



مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ مَسِسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ

آہستہ آہستہ بہہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے خلاف کیا) اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں

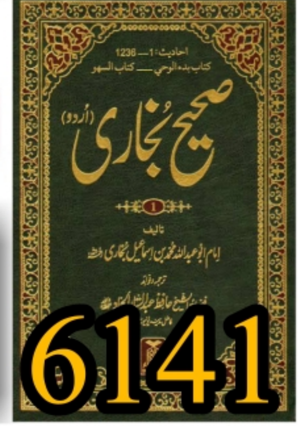
رسول اللہ ﷺ نے دو افراد پر سب کیا



وَجَلَسُوا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَأَذِنَ لَهُمَا؟ قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ اسْتَبَّا فَقَالَ الرَّهْطُ: عُثْمَانُ وَأَصْحَابُهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ

کہ کیا علی اور عباس کو اجازت دی جائے؟ ان حضرات کو بھی اندر بلایا۔ عباس بڑاٹھ نے کہا کہ امیرالمؤمنین! میرے اور ظالم کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ آپس میں دونوں نے سخت کلامی کی۔ اس پر عثمان بڑاٹھ اور ان کے ساتھیوں کی جماعت نے کہا کہ امیرالمؤمنین! ان کے

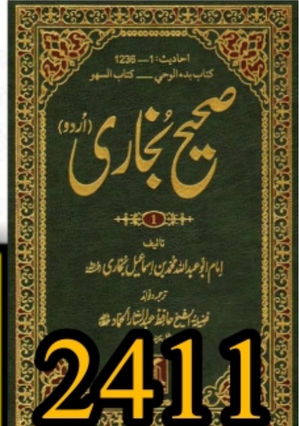
حضرت علیؓ اور عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا



مَا عَشَّيْتِهِمْ فَقَالَتْ: عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ: يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ

ان کے سامنے پیش کیا لیکن انہوں نے انکار کیا۔ یہ سن کر ابوبکر بڑاٹھ کو غصہ آیا اور انہوں نے (گھر والوں کو) برا بھلا کہا اور دکھ کا اظہار کیا اور قسم کھائی کہ میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں تو ڈر کے مارے چھپ گیا تو آپ نے پکارا کہ اے پاجی! کدھر ہے تو ادھر

ابو بکر صدیقؓ نے اپنے گھر والوں پر سب کیا

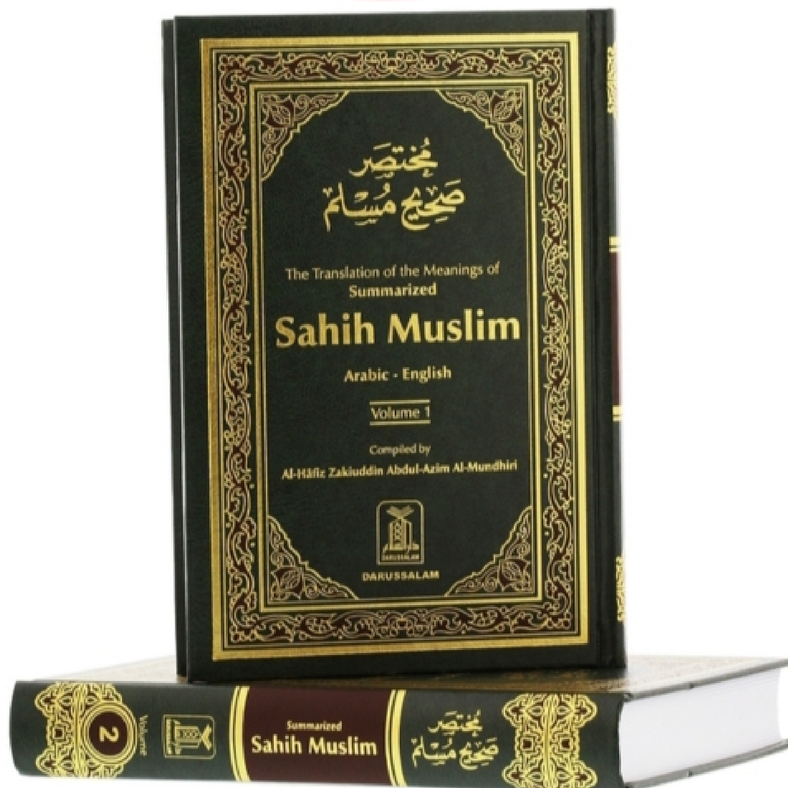


٢٤١١- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((اسْتَبَّ رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ

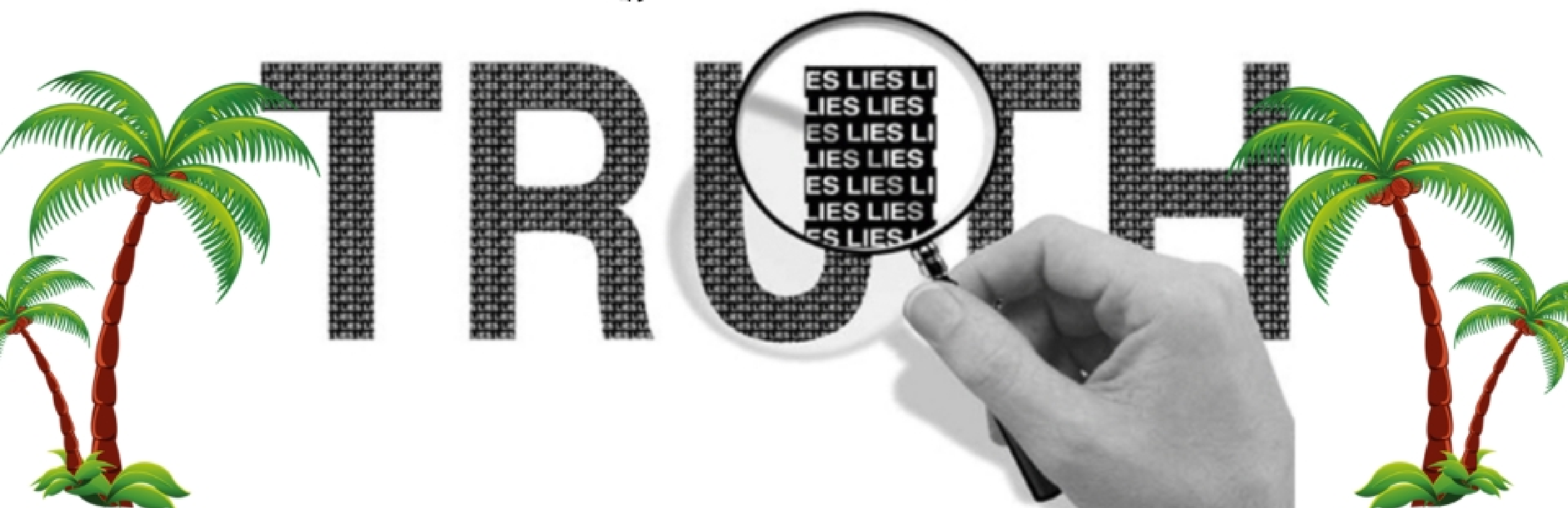
(٢٤١١) ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے ابراہیم بن سعد نے بیان کیا، ان سے ابن شہاب نے، ان سے ابو سلمہ اور عبدالرحمٰن اعرج نے اور ان سے ابوہریرہ بڑاٹھ نے بیان کیا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان تھا اور دوسرا یہودی، ایک دوسرے کو برا بھلا کہا۔ مسلمان نے کہا، اس ذات کی قسم! جس نے محمد (ﷺ)

مسلمان اور یہودی نے ایک دوسرے پر سب کیا


THE
REAL
TRUTH


مختصر
صحيح مسلم
The Translation of the Meanings of
Summarized
Sahih Muslim
Arabic - English
Volume 1
Compiled by
Al-Hâfiz Zakiuddin Abdul-Azim Al-Mundhiri
DARUSSALAM
2
Volume
Summarized
Sahih Muslim
مختصر صحيح مسلم

6220


TRUTH
ES LIES LI
LIES LIES
ES LIES LI
LIES LIES
ES LIES LI
LIES LIES

🌲🌾🌴 كيا معاوية بن أبي سفيان رضي الله عنه سيدنا علی رضي الله عنه کو گالیاں دیتے یا دلواتے تھے؟

🚩 یہ تحریر اپنے پاس محفوظ کر لیں ہمیشہ کام آئے گی

مرزا محمد علی انجینئر اور اسکے حواریوں کا ایٹم بمب صحیح مسلم حدیث نمبر 6220 ہے جسکے ذریعے وہ یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہؓ سیدنا علیؓ کو گالیاں دیتے اور دلواتے تھے

آج ہم اس کا وہ جواب دیں گے کہ اسکے بعد اور کسی جواب کی ضرورت باقی نہ رہے گی ان شاء اللہ

♦️: صحیح مسلم 6220 میں یہ الفاظ درج ہیں:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ سے کہا آپ کو اس سے کیا چیز روکتی ہے کہ آپ ابوتراب (حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ) پر سب کریں؟

یہ روایت جہاں جہاں بھی موجود ہے ہر جگہ ایک ہی عربی لفظ آیا ہے وہ ہے ⬅️"سب"
مرزا جہلمی نے اپنے حواریوں کو شدید گمراہ کیا اور یہاں سب کا معانی کیا ہے "گالیاں" اور "لعنت" اب ظاہر سی بات ہے بھولی بھالی عوام کو جب آپ یہ بتاؤ گے کہ "سب" کا معانی گالیاں دینا اور لعنت ہے تو وہ تو پریشان ہوں گے ہی.

حالنکہ سب کا معانی ہر جگہ گالیاں ہوتا ہی نہیں ہے یہ عام چھوٹے سے چھوٹے اختلاف پر بھی اور کسی بڑے سے بڑے

اختلاف پر بھی "سب" کا لفظ استعمال ہوتا ہے جیسا کہ ہم آگے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ہی آدھی درجن روایات سے ثابت کریں گے

سب کا معانی گالی کہاں ہوگا یہ قرائن وشواہد ہی بتائیں گے کہ جس موقع پر لفظ"سبّ" بولا گیا ہےوہاں اس سے مراد کیا ہے؟ ایسا نہیں ہو گا کہ اپنا الو سیدھا کرنے کے لیے جہاں دل کرے وہاں تو سب کا معانی گالیاں کر دیا جائے جبکہ باقی جگھوں پر جہاں جہاں بھی "سب" کا لفظ استعمال ہوا ہو وہاں ہر جگہ معانی تنقید کر دیا جائے

باقی یہ حقیقت ہے جب کوئی شخص کسی دوسرے کی رائے سے اختلاف کرے اسکے موقف کا رد کرے اسکے موقف پر تنقید کرے تو اسے بھی "سب" کہا جاتا ہے

📕: صحیح مسلم 6220 میں اصل واقعہ یہ ہے کہ
سیدنا معاویہؓ سیدنا علیؓ کو اجتہادی خطاء پر تصور کرتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ قاتلین عثمانؓ سیدنا علیؓ کے لشکر میں تھے اور سیدنا معاویہؓ قاتلین عثمانؓ کو جلد سے جلد موت کے گھاٹ اتارنا چاہتے تھے اور ایسا صرف سیدنا معاویہؓ ہی نہیں چاہتے تھے بلکہ جنکو مرزا صاحب بھی جنتی کہتے ہیں جیسے
1️⃣: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
2️⃣: سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ
3️⃣: سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ
وغیرہ بھی یہی چاہتے تھے کہ سیدنا عثمانؓ کے قاتلوں کو جلد سے جلد ٹھکانے لگا دیا جائے تاخیر درست نہیں ہے

♦️جب کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا موقف یہ تھا کہ فوری قصاص خانہ جنگی کا سبب بن جائے گا مصلحت کا تقاضہ یہ ہے کہ قصاصِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھوڑا موخر کر دیاجائے

صحیح مسلم 6220 میں انہی حالات کے مطابق
سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر تنقید کیوں نہیں کرتےتو سیدنا سعد بن ابی وقاص کہنے لگے کہ میں ان پر تنقید یا انکا رد نہیں کر سکتا، میں نے ان کے فضائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنے ہوئے ہیں لہذا میں ان کوحق پر سمجھتا ہوں اسکے بعد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے

یہاں صرف اور صرف بس یہی بات تھی جو سیدنا معاویہؓ سیدنا سعدؓ سے کہ رہے تھے کہ تم سیدنا علیؓ کے قصاص عثمانؓ والے موقف کا رد کیوں نہیں کرتے اور ان پر تنقید کیوں نہیں کرتے ایسا نہیں ہے کہ وہ انہیں کہ رہے ہوں تم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گالیاں کیوں نہیں دیتے (نعوزباللہ)

یہاں لفظ "سب" کا استعمال ہوا ہے مرزا جہلمی نے اسکا ترجمہ گالیاں دینا کیا ہے جو کہ بدترین جھوٹ اور خیانت ہے

♦️🔹♦️🔹♦️🔹 دلیل نمبر 1️⃣ 🔹♦️🔹♦️🔹♦️

صحیح مسلم 5947 میں آتا ہے
>>"فَسَبَّهُمَا" النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،
2 افراد پر ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے "سب" کیا
اب یہاں کیا کوئی سب کا معانی گالیاں کر سکتا ہے؟ نعوز باللہ
نہیں بلکہ واقعہ یوں ہے کہ نبیﷺ نے تبوک کے سفر پر حکم دیا تھا کہ جو کوئی بھی اگر تبوک کے پانی کے چشمے پر سب سے پہلے پہنچے تو پانی کو ہاتھ نہیں لگانا جب تک میں نہ آ جاؤں لیکن ہوا یوں کہ دو افراد جو وہاں سب سے پہلے پہنچے انہوں نے پانی کو ہاتھ لگا دیا پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ نے ان دو افراد سے کہا کہ کیا تم نے پانی کو ہاتھ لگایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں تو آپﷺ نے ان دونوں پر "سب" کیا

اب یہاں کوئی سب کا معانی گالی کرے گا یا لعنت کرے گا؟ ہرگز نہیں کیوں کہ کوئی بھی ایسا گمان نبی ﷺ کے متعلق نہیں کر سکتا کہ انکو گالیاں دی ہوں گی معاذ اللہ
بلکہ ظاہر سی بات ہے ان دو افراد کو جو برا بھلا کہا سب کیا آپﷺ نے وہ یہی سب ہوگا کہ تنقید کی ہوگی کہ میں نے تم کو کہا تھا کہ میرے آنے تک پانی کو ہاتھ نہیں لگانا تم نے ایسا کیوں کیا بس آپﷺ نے تنقید فرمائی ہوگی اور انہیں اپنی اصلاح کا کہا ہوگا

♦️🔹♦️🔹♦️🔹 دلیل نمبر 2️⃣ 🔹♦️🔹♦️🔹♦️

1️⃣: صحیح بخاری حدیث نمبر 7305 میں آتا ہے
اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ الظَّالِمِ ،اسْتَبَّا
سیدنا علیؓ اور سیدنا عباس دونوں نے ایک دوسرے پر سب کر رہے تھے

2️⃣: صحیح بخاری حدیث نمبر 4033 میں مزید واضح الفاظ ہیں
فَاسْتَبَّ عَلِيٌّ , وَعَبَّاسٌ
علیؓ اور عباسؓ نے ایک دوسرے پر سب کیا

اب کیا کوئی یہاں ترجمہ کرے گا کہ دونوں ایک دوسرے پر لعنت بھیج رہے تھے اور گالیاں دے رہے تھے؟ (نعوز باللہ)
صحیح مسلم 6220 میں تو اسی وقت سب کا معانی گالیاں کر دیا گیا یہاں کیا مسلہ ہے؟
صحیح مسلم 6220 میں سب کا معانی گالیاں کرنا جبکہ دیگر تمام روایات میں جہاں جہاں سب کا لفظ موجود ہے ادھر معانی تنقید ہی کرنا یہ منافقت نہیں تو اور کیا ہے؟
کیا کوئی کہ سکتا ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنے چچا یعنی باپ کو گالیاں دے رہے تھے؟
رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:
چچا بھی باپ کی جگہ ہوتا ہے (صحیح مسلم:2277)
کیا سیدنا علیؓ اپنے باپ سیدنا عباسؓ کو گالیاں دے سکتے تھے؟
اب کس پر حکم لگے گا؟
سیدنا علیؓ پر یا سیدنا عباسؓ پر؟

یہاں تم لوگوں کو اہلسنت کا موقف مشاجرات صحابہؓ یاد آ جاتا ہے جبکہ جہاں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام آ جائے ادھر "سب" کا معانی گالیاں بھی ہو جاتا ہے اور مشاجرات صحابہؓ کا اصول بھی بھول جاتا ہے
اس سے بڑی کائنات کی خیانت اور کیا سکتی ہے؟

اگر آپ سیدنا علیؓ اور سیدنا عباسؓ والی روایت میں سب کا معانی گالیاں نہیں کر سکتے تو ہمارا مقدمہ 💯% ثابت ہو گیا جب ہم کہتے ہیں ہر جگہ سب کا معانی گالیاں نہیں ہو سکتا اور صحیح مسلم 6220 میں جب ہم کہتے ہیں ادھر سب کا معانی گالیاں نہیں ہیں بلکہ سیدنا معاویہؓ قصاص عثمانؓ کے مسلہ پر سعدؓ سے صرف اتنا کہ رہے تھے کہ تم سیدنا علیؓ کے قصاص عثمان والے موقف کا رد کیوں نہیں کرتے ان پر تنقید کیوں نہیں کرتے تب آپ ماننے سے انکاری ہو جاتے ہو جبکہ خود دیگر تمام روایات میں سب کا معانی تنقید ہی کرتے ہو

ہم نے کھبی بھی اس روایت کو یا ایسی دیگر روایات جنکا تعلق مشاجرات صحابہؓ سے ہے کھبی بھی بیان نہیں کیا نہ ہم یہاں اسے اس سیاق سے بیان کرتے کیوں کہ عام عوام میں ان اختلافات کو سمجھنے کی اہلیت نہیں ہوتی اور وہ صحابہ کرامؓ کے بشری تقاضوں کے مطابق ہونے والی اجتہادی خطاؤں کو دیکھ کر انکے فضائل اور مغفرت کو بھلا دیتے ہیں

🔷: سیدنا عباسؓ اور سیدنا علیؓ کا واقعہ بھی کچھ یوں ہے کہ باغ فدک کا مسلہ تھا اس پر سیدنا علیؓ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے درمیاں اختلاف شدید ہو گیا تو فیصلہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس

پہنچ گیا تو وہاں دونوں ایک دوسرے کے موقف پر تنقید کر رہے تھے اور ایک دوسرے کے موقف کا رد کر رہے تھے دونوں اپنے موقف کو درست اور دوسرے کے موقف کو غلط کہ رہے تھے یعنی سب کر رہے تھے مطلب واضح ہوا ایک دوسرے پر تنقید کر رہے تھے

🌲🌾🌴 صحیح مسلم 6220 میں مرزا نے جو اپنی بھولی بھالی عوام کو بیوقوف بنایا اور رافضیوں کی خوشی کی خاطر جو شرح کی ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو گالیاں دینے اور لعنت کرنے کاحکم دیا تھا کیونکہ "سبّ" کا معانی گالیاں اور لعنت کرنا ہوتا ہےتو آپ کریں یہاں معنی کہ سیدنا عباس اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کو گالیاں دے رہے تھے، ایک دوسرے پر لعنت کررہے تھے، معاذ اللہ۔ جیسے یہاں قرائن وشواہد سےیہ بات ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے لعنت کی ہو یا گالیاں دی ہیں اسی طرح سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے لعنت کی ہو یا گالیاں دی ہیں، کیوں اصرار کرتے ہیں آپ کہ وہاں گالیاں ہی ہیں؟

نہ ہم وہاں یہ معنی کرتے ہیں اور نہ ہی یہاں یہ معنی کرتے ہیں،آپ لوگ ناانصافی کرتے ہیں ایک جگہ کہتے ہیں کہ یہاں معنی اختلاف اور تنقید ہو گا اور دوسری جگہ کہتے ہیں کہ نہیں جی، یہاں معنی لعنت اور گالی ہے، ہم کہتے ہیں کہ جیسے یہاں "سبّ" کا معنی لعنت یا گالیاں کرنا ثابت نہیں ویسے ہی وہاں بھی اس کا معنی لعنت اور گالی کرنا ثابت نہیں ہے

اتنے واضح دلائل کے باوجود بھی کوئی اب نہ سمجھ سکے تو پھر وہ قیامت کے دن کا انتظار کر لے ادھر سمجھ آ جائے گی

♦️🔹♦️🔹♦️🔹 دلیل نمبر 3️⃣ 🔹♦️🔹♦️🔹♦️

صحیح بخاری 6141 میں آتا ہے کہ
فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ،فَسَبَّ
سیدناابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور انہوں نے اپنے گھر والوں پر "سبّ" کیا ۔

کیا یہاں اب کوئی سب کا یہ ترجمہ کرے گا کہ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے اپنے گھر والوں پر لعنت کی اور گالیاں دیں؟

نہیں بلکہ واقعہ یوں ہے کہ سیدناابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ بہت مہمان نواز تھے انکے گھر مہمان آئے ہوئے تھے وہ انکو گھر چھوڑ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے شام کو واپس آتے ہی پوچھا کیا مہمانوں کو کھانا کھلا دیا؟
گھر والے کہنے لگے ہم نے پوچھا تھا انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا کہ ہم نے نہیں کھانا تو پھر ہم نے دیا ہی نہیں
تو اس بات سے سیدناابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور گھر والوں پر "سب' کیا اس کا معنی یہ ہے کہ انہوں نے گھر والوں کو تنقید کا نشانہ بنایا کہ آپ لوگوں نے غلط کیا، وہ تو مہمان ہیں، تکلف میں پڑ گئے مہمان تو ویسے ہی کہ دیتے ہیں ہم نے نہیں کھانا لیکن آپ نےبھی انہیں کھانا

نہیں دیا، اس حدیث میں بھی لفظ"سبّ" ہے،اس کا معنی یہاں لعنت یا گالی گلوچ نہیں بس گھر والوں پر تنقید ہے بلکل اسی طرح صحیح مسلم 6220 میں بھی سب کا معانی تنقید ہی ہے اور ابھی ہمارے دلائل ختم نہیں ہوئے ابھی آگے بہت کچھ باقی ہے

♦️🔹♦️🔹♦️🔹 دلیل نمبر 4 🔹♦️🔹♦️🔹♦️

1: صحیح بخاری 2411 میں ہے
اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ اليَهُودِ
مسلمانوں میں سے ایک شخص اور یہودیوں میں سے ایک شخص نے ایک دوسرے پر "سبّ" کیا

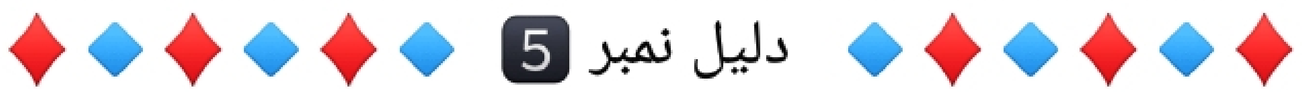
2: صحیح مسلم 4659 میں اسطرح ہے
فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ
مسلمان, یہودی اور ایک مشرک ان تینوں نے ایک دوسرے پر سب کیا

♦️: اب غور کریں یہاں بھی بلکل یہی لفظ ہے "سب" کیا
اب یہاں ہم منہ اٹھا کے ترجمہ گالیاں کر دیں؟
نہیں بلکہ ادھر بھی حالات و واقعات دیکھنا ہوں گے

یہاں جو "سبّ" ہے ؟اس کی وضاحت حدیث میں ان الفاظ میں ہے:
قَالَ المُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى العَالَمِينَ، فَقَالَ اليَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى العَالَمِينَ ،
مسلما ن کہنے لگا کہ مجھے اس رب کی قسم جس نے محمدصلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی

ہے،جب کہ یہودی نے کہا مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے موسیٰ علیہ السلام کوجہانوں پر فضیلت دی ۔

یہ جو دو جملے ایک مسلمان کا اور دوسرا یہودی کا، یہودی نے مسلمان کےجملے پر "سبّ" کیا ہے،تنقید کرتے ہوئے اس کے خلاف جملہ بولا ہےلہذا حدیث نے ہم کو یہ بتایا کہ
بسااوقات"سبّ" کا معنی نقد اور تنقید بھی ہوتا ہے، اب اگر یہاں "سبّ"کا معنی گالی گلوچ یا لعنت کریں تو حدیث اس کا مکمل ردّ کرتی ہے



صحیح بخاری حدیث نمبر 6361 میں آتا ہے:
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے دعا کی
اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ ، فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اے اللہ جس کو میں نے "سب" کیا ہو یعنی برا بھلا کہ دیا ہو قیامت کے دن اسے اسکے لیے قربت کا ذریعہ بنا دے

اب یہاں بھی سب کا لفظ استعمال ہوا ہے تو کیا کوئی سوچ سکتا ہے یہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سب کرنا برا بھلا کہنا کیا گالیاں تھا؟ نعوز باللہ
ثابت ہوا سب کا لفظ آ گیا تو اس سے مراد یہ نہیں ہوتا کہ ہر جگہ گالیاں دینا یا لعنت کرنا بلکہ قرائن وشواہد کی روشنی میں دیکھا جاتا ہے کہ یہاں سب سے کیا مراد ہے
ایسا نہیں جہاں دل کرے "سب" کا معانی گالیاں اور لعنت کر دواور باقی تمام جگہوں پر تنقید ہی کرو

ہم اللہ کے فضل سے اوپر تفصیل سے ایک ایک چیز ثابت کر چکے ہیں
اور ساری کی ساری مثالیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ہی پیش کی ہیں
اب جسکا دل کرتا ہے حق قبول کر لے اور جسکا دل کرتا ہے انکار کر دے



((وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ۚ
اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا))

اور کہہ دیجیے: حق آگیا اور باطل مٹ گیا،
بے شک باطل مٹنے والا تھا۔